ادھار میں خریداری کر کے چیز سے نفع اٹھانا کیسا

ریفرینس نمبر:IEC-458 تاریخ:29-01-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید، بکر سے ایک گھر پندرہ لاکھ روپے میں قسطوں پر خریدنا چاہتا ہے جس میں سے دس لاکھ روپے زید بوقتِ خریداری ادا کردے گا اور پانچ لاکھ روپے ایک طے شدہ مدت میں قسط وار ادا کرے گا، دس لاکھ روپے ادا کرنے کے بعد زید وہ گھر اپنے قبضے میں لے کر کرائے پر دے دے گا اور اس سے حاصل ہونے والے کرائے سے بکر کو گھر کی بقیہ قیمت قسطوں کی صورت میں ادا کرے گا میرا سوال یہ ہے کہ کیا زید کا گھر کی مکمل قسطیں ادا کرنے سے پہلے گھر کرائے پر دینا جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں مکمل قسطیں ادا کیے بغیر بھی زید کا مذکورہ گھر کو کرائے پر دینا جائز ہے۔

اس مسئلہ کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ عقدِ بیع فقط درست ایجاب و قبول(Offer And Acceptance)کے ذریعے منعقد ہو جاتی ہے، جس کے بعد خریدار مبیع(Goods)کا اور بیچنے والا ثمن(Price)کا مالک ہو جاتا ہے۔ پھر ثمن کی ادائیگی کبھی نقد کی جاتی ہے اور کبھی ادھار قسطوں کی صورت میں کی جاتی ہے، ثمن کی ادائیگی نقد کی جائے یا قسط وار بہر دو صورت بیع درست ہوتی ہے، اور مشتری مبیع کا مالک بن جاتا ہے۔ جب خریداری مکمل طور پر ادھار پر ہو یا کچھ رقم ادھار ہو تو بیچنے والے کو رقم ملنے سے قبل چیز روکنے کا اختیار بھی نہیں ہوتا۔ لہذا پوچھی گئی صورت میں جب زید، بکر سے مذکورہ گھر خرید لے گا، باہمی ایجاب و قبول ہو جائے گا، تو زید گھر کا مالک ہو جائے گا، گھر پر قبضہ کرنے کے بعد وہ اس گھر کو کرایہ پر دے سکتا ہے، اگرچہ کہ اس خریداری میں قیمت قسط وار ادا کرنا طے پایا ہو۔

انعقادِ بیع کے متعلق بنایہ میں ہے: "البیع ینعقد بالایجاب و القبول" یعنی: بیع ایجاب و قبول کے ذریعے منعقد ہو جاتی ہے۔

(بنایہ، جلد7، صفحہ8، مطبوعہ دارالفکر بیروت)

بیع کا حکم بیان کرتے ہوئے تحفۃ الفقہاء میں ہے:"واما حکم البیع فھو ثبوت الملک فی المبیع للمشتری وثبوت الملک فی الثمن للبائع"یعنی: بیع کا حکم یہ ہے کہ خریدی گئی چیز کا مالک خریدار ہو جائے اور قیمت کا مالک فروخت کنندہ ہو۔

(تحفۃ الفقھاء، جلد2، صفحہ37، مطبوعہ بیروت)

قسطوں کی صورت میں بیع کرنے سے بھی بیع درست ہوتی ہے، چنانچہ اس کے متعلق مجلۃ الاحکام العدلیہ میں ہے:"البیع مع تاجیل الثمن وتقسیطہ صحیح ، یلزم ان تکون المدۃ معلومۃ فی البیع بالتاجیل والتقسیط"یعنی: ثمن ادھار ہونے اور قسطیں مقرر کرنے کے ساتھ بیع صحیح ہے اور ادھار یا قسطوں میں بیچنے کی صورت میں مدت معلوم ہونا ضروری ہے۔

(مجلۃ الاحکام العدلیۃ، صفحہ50، مطبوعہ کراچی)

اجارے کی شرائط کے بارے میں فتاوی عالمگیری میں ہے:"ومنھا الملک والولایۃ فلا تنفذ اجارۃ الفضولی لعدم الملک والولایۃ"ترجمہ: اجارے کی شرائط میں سے ایک شرط ملک اور ولایت ہے، پس فضولی کا اجارہ کرنا ملک اور ولایت نہ ہونے کی وجہ سے نافذ نہیں ہو گا۔

(فتاوی عالمگیری، جلد4، صفحہ461، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ)

بیع کا حکم بیان کرتے ہوئے بہار شریعت میں ہے:"بیع کا حکم یہ ہے کہ مشتری مبیع کا مالک ہو جائے اور بائع ثمن کا۔"

(بہار شریعت، جلد2، حصہ11، صفحہ617، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

29رجب المرجب1446ھ/29جنوری2025ء

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی(Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی(Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جاسکتی ہے۔
دار الافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.fatwaqa.com | مرکز الاقتصاد الاسلامی(Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com

ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ
Email:appointment@iecdawateislami.com